مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کے پاؤں میں ابھی تک درد کی شکایت ہے صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو قدرے افاقہ ہے کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میاں جعفر احمد صاحب ابن نواب زادہ میاں عباس احمد صاحب کی طبیعت تاحال خراب ہے ضعف بھی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جلد ۳۵ | ۱۰ ماہ صلح ۱۳۲۶ ھش | ۱۶ صفر ۱۳۶۶ھ | ۱۰ جنوری ۱۹۴۷ء | نمبر ۸

زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب

(۲)

زندہ خدا

(۲)

اب فرض کیجئے کہ ایسے شخص کی خبر ایک وقت تک تو ہم کو آتی رہے۔ مگر پھر خبر آنا بند ہو جائے۔ تو ہم کیا حکم لگائینگے یہی کہ جب تک اس کی خبر آتی تھی۔ وہ زندہ تھا جب سے خبر آنی بند ہوئی۔ اس وقت سے کم از کم ہمارے لئے تو وہ زندہ نہیں رہا۔ اسی طرح جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ پچھلے زمانے میں تو خدا تعالےٰ اپنے بعض بندوں سے ہمکلام ہوتا رہا ہے۔ مگر اب اس نے کلام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ وہ دانستہ یا نادانستہ اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ پہلے تو خدا تعالےٰ زندہ تھا۔ مگر اب نعوذ باللہ من ذالک وہ زندہ نہیں رہا۔ سوال ہو سکتا ہے کہ اگر پہلے زمانے کے لوگوں کو ایسے سچے لوگوں کی شہادت درکار تھی۔ تو ہم کو کیوں نہیں ہے۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ جس وقت سے اللہ تعالےٰ نے انسانوں پر اپنے آپ کو ظاہر کرنا پسند کیا ہے۔ اس وقت سے لے کر آج تک دنیا پر کوئی صدی کوئی سال کوئی مہینہ کوئی دن بلکہ کوئی لمحہ ایسا نہیں آیا۔ جس میں اس سے کلام کرنے والا ایک سچا انسان یا بہت سے سچے انسان موجود نہ ہوں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ لوگوں نے اسکو یا ان کو مانا ہو یا نہ مانا ہو۔ پہچانا ہو یا نہ پہچانا ہو۔ اور یہ بھی اور بات ہے۔ کہ اس کے اثر کی نوعیت کیا ہو۔ اور وسعت کتنی ہو۔ یہ ہو نہیں ہو سکتا کہ خدا اپنے تئیں زندہ خدا لوگوں سے منوانا بھی چاہے اور اپنی زندگی کے ثبوت کا جو ایک ہی ذریعہ ہے اس کو مسدود کر دے۔

جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ایک خاص عرصہ تک تو خدا بولتا رہا ہے۔ اور اب بول نہیں سکتا۔ ان کو ایک غلطی لگی ہے۔ جس کا ذکر کرنا یہاں ضروری ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ خدا جب اپنے کسی بندے سے بولتا ہے۔ تو وہ اس کو دنیا کے لئے نئی شریعت یا نیا قانون دینے کے لئے ہی بولتا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا مغالطہ ہے جس میں لوگ شروع سے ہی پڑتے آئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ صرف شریعت یا قانون دینے ہی کے لئے نہیں بولتا۔ بلکہ وہ اس لئے بھی بولتا ہے کہ دنیا جان لے کہ وہ اب بھی زندہ خدا ہے۔ خدا کا کامل قانون ہوتے ہوئے بھی لوگ خدا کو بھول جاتے ہیں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ آریہ مانتے ہیں۔ کہ وید میں خدا کا تمام قانون موجود ہے۔ یہودی اور عیسائی مانتے ہیں۔ کہ تورات میں خدا کا تمام قانون موجود ہے۔ مسلمان مانتے ہیں کہ قرآن کریم میں خدا کا تمام قانون موجود ہے مگر کیا تمام آریے تمام یہودی اور عیسائی تمام مسلمان آج خدا کو زندہ خدا سمجھتے ہیں؟ زندہ خدا مانتے ہیں؟ کیا وید موجود نہیں ہیں۔ کیا تورات موجود نہیں ہے۔ کیا قرآن موجود نہیں ہے؟ باوجود ان کتابوں کے موجود ہونے کے پھر دنیا خدا کو بھولی ہوئی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے اگر یہ حقیقت ہے تو ماننا پڑے گا کہ اب کتاب کا موجود ہونا خدا تعالےٰ کو زندہ خدا منوانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ خدا کو زندہ خدا منوانے کے لئے ضروری ہے کہ اب بھی کوئی ایسا انسان موجود ہو۔ جو یہ گواہی دے کہ اس نے مجھ سے کلام کیا ہے۔ وہ مجھ سے بولنے والا ہے۔ خواہ وید یا تورات یا قرآن کریم کتنا بھی مکمل قانون یا شریعت ہی کیوں نہ پیش کرے۔ خواہ وہ قانون رہتی دنیا کے لئے کتنا ہی کافی کیوں نہ ہو۔ محض ان کی موجودگی یہ تو ثابت کر سکتی ہے۔ کہ خدا کسی وقت تک زندہ تھا بولتا چالتا تھا۔ انسانوں کی راہنمائی کرتا تھا۔ مگر ان کی موجودگی ہرگز اس بات کا ثبوت نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ اب بھی زندہ ہے اور جب تک یہ نہ ثابت ہو کہ وہ اب بھی زندہ ہے۔ اس کا کسی گزشتہ زمانے میں زندہ ہونا ہمارے کسی کام نہیں آسکتا۔ موٹی مثال ہے۔ کہ کسی بادشاہ کا قانون اسی وقت تک زندہ اور قابل عمل قانون سمجھا جا سکتا ہے۔ جب تک اس بادشاہ کی قوت نفاذ کو ہم تسلیم کریں۔ اگر بادشاہ رعایا کو قانون دے کر آپ چپ سادھ لے۔ تو کوئی بھی اسکے قانون کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ لیکن اگر رعایا کو محسوس ہوتا ہو کہ اگر قانون کی خلاف ورزی کرینگے تو بادشاہ سزا دینے کے لئے زندہ ہے۔ تو ضرور قانون کی پابندی کرینگے۔

اس مثال سے بآسانی سمجھ میں آ سکتا ہے کہ شریعت دینیہ کے اکمال کے باوجود اگر خدا تعالےٰ اپنے زندہ ہونے کا ثبوت ہر وقت بندوں کو نہ دیتا رہے۔ تو لوگ اس کی فرستادہ شریعت کی بھی پروا چھوڑ دینگے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس زمانے میں چونکہ دنیا یہ سمجھ بیٹھی ہے۔ کہ خدا دنیا کے کاموں میں دخل نہیں دیتا اور اب کسی سے نہیں بولتا وہ خدا کو اور خدائی شریعت کو بھی چھوڑ بیٹھی ہے۔ اگر دنیا کو اب بھی یقین آجائے کہ خدا زندہ ہے۔ تو وہ ضرور یہ بھی مان لیگی۔ کہ اگر ہم اس کی فرستادہ شریعت پر عمل پیرا نہ ہونگے۔ تو ضرور خسارے میں رہیں گے۔ اور ضرور اپنے اعمال کی سزا اور جزا پائینگے۔ لیکن ایسے یقین کے لئے صرف ایک ہی طریق ہے۔ ایک ہی سنت اللہ ہے۔ وہی سنت اللہ جس کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ کہ وہ کسی سچے انسان سے بولتا ہے۔ (باقی)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی

دو مجاہدین احمدیت کی روانگی کے موقعہ پر
تعلیمی اداروں کی طرف سے الوداعی پارٹی

قادیان - ۹ ماہ صلح - آج دوپہر کو مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مولوی فاضل اور مکرم میر ضیاء اللہ صاحب کے اعزاز میں الوداعی پارٹی دی گئی۔ جس میں جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تعلیمی اداروں کی طرف سے حسب ذیل ایڈریس پڑھا۔

ایڈریس

صاحب صدر و معزز حاضرین!

آج ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ مدرسہ احمدیہ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے کہ مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر و میر ضیاء اللہ صاحب کو بیرون ہند میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے کی خدمت پر مامور ہونے پر ہدیہ تبریک پیش کریں۔ یہ دو صاحبان آج مشرقی افریقہ کے دور دراز علاقہ میں خدمت دین اور اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے جا رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض تبلیغ اشاعت ہدایت ہے۔ اور یہی کام آپ کی جماعت کا ہے۔ پس جو دوست اس کام پر مامور ہوں۔ وہ اس کام میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہیں۔ اور ہمارے لئے قابل فخر ہیں۔ اور ہماری طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ من احسن قولا ممن دعا الی اللہ۔ احسن بات دعوۃ الی اللہ ہے۔ پس جو احباب اس کام پر مامور ہوں وہ بھی اس پر جس قدر فخر کریں بجا ہے۔ اور مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر ان اداروں سے تعلیمی رابطہ بھی رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ مدارس بھی اس فخر میں شریک ہیں۔ بالآخر ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو کو تبلیغ احمدیت اور اعلائے کلمۃ الاسلام کے فرائض کو باحسن وجوہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماوے اور ان کے وجود کو دوسروں کے لئے نمونہ بنائے۔ آمین۔

ہم ہیں آپ کے لئے دعاگو۔ اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ و جامعہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول۔

جواب ایڈریس

(۱)

ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر نے کہا۔ کہ یہ وہی مدرسہ احمدیہ ہے۔ جس نے مجھے ایک دفعہ قبل بھی ۳۹ء میں الوداعی پارٹی دی تھی۔ جبکہ میں اس مدرسہ کی آخری جماعت پاس کرکے جامعہ میں جا رہا تھا۔ لیکن آج کی پارٹی اس پارٹی سے بہت مختلف ہے۔ اس وقت میں اس انتظار اور کشمکش میں مبتلا تھا۔ کہ تحصیل علم کے بعد مجھے کس کام پر مامور کیا جائیگا؟ لیکن آج میری خوشی اور خوش قسمتی کی کوئی انتہا نہیں۔ کیونکہ میں خدمت دین کے اہم فریضہ پر مامور ہو کر آپ لوگوں کو الوداع کہہ رہا ہوں۔ میری اس خوش قسمتی کی تمام تر ذمہ واری اور میری اس کامیابی کا سہرا ان اساتذہ کے سر ہے۔ جنہوں نے نہایت شفقت اور محبت سے میری تعلیم میں حصہ لیا۔ جن کے اس احسان کے اظہار کرنے کا اور ان شکرانہ جذبات کے بیان کے لئے جو اس وقت میرے دل میں موجزن ہیں۔ کوئی الفاظ نہیں پاتا۔ بالآخر میں اپنے اساتذہ اور طلباء سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ جس کام کے لئے میں جا رہا ہوں۔ اس میں مجھے اللہ تعالیٰ کامیاب و کامران کرے۔

(۲)

میر ضیاء اللہ صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا۔ کہ میں تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے مجھے یہ اعزاز بخشا ہے۔ یہ کام جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ نہایت اہم ہے۔ دراصل یہ کام اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ کیونکہ دلوں پر قبضہ اسی کا ہوتا ہے۔ اور وہی اس کو کامیاب کرنے والا ہے۔ وگرنہ ہماری حقیر کوششیں کیا حقیقت رکھتی ہیں۔ میں تمام دوستوں سے اپنے اس مقصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(۳)

جناب مولوی عبدالمغنی صاحب وکیل التبشیر نے کھڑے ہو کر بیان کیا۔ کہ آج کی پارٹی میں یہ خصوصیت ہے کہ آج جو دوست جا رہے ہیں۔ ان کا تقرر کل شام کو ہوا تھا۔ اور قلیل وقت میں انہوں نے سفر کی تیاری کی۔ اور اسی وجہ سے آج پارٹی میں بہت جلدی کی گئی۔ کیونکہ ابھی وہ تین بجے کی گاڑی سے روانہ ہونے والے ہیں۔ اب حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی تشریف لے آئے ہیں۔ اور صحیح نصائح وہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس کام میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔

(۴)

اس کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے نہایت قیمتی نصائح فرمائیں۔ جن کے درج کرنے کی اس وقت گنجائش نہیں۔ چونکہ دونوں مجاہدین نے ۳ بجے کی گاڑی سے روانہ ہونا تھا۔ اس لئے وہ بہت جلد سٹیشن کی طرف روانہ ہو گئے۔ جہاں بہت سے احباب ان کے الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔ احباب نے اپنے مجاہد بھائیوں کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اور انہیں نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان رخصت کیا۔ آج صبح ۱۱ بجے کے قریب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے

مسٹر سہیل و رشید احمد صاحب کی اپیل ہمدردان اسلام سے

ہم ذیل میں وہ خطوط درج کرتے ہیں۔ جو پریذیڈنٹ مونگھیر ضلع مسلم لیگ اور کنٹرولر مونگھیر ڈسٹرکٹ سنٹرل ریلیف ڈائرکٹرز نے امیر وفد مولوی برکات احمد صاحب بی۔ اے نائب ناظر امور عامہ کو لکھے۔ ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ احباب مصیبت زدگان بہار کو اپنی دعاؤں سے یاد رکھیں گے۔ اور اپنے بھائیوں کی مصیبت کے وقت مالی طور پر بھی امداد کریں گے۔ خاکسار ملک صلاح الدین ایم۔ اے سکرٹری بہار ریلیف کمیٹی قادیان

(۱) از دفتر ضلع مسلم لیگ مونگھیر ۶ر دسمبر ۱۹۴۶ء

پیارے محترم۔ آپ نے اور آپ کی پارٹی نے اس ضلع کے مختلف کیمپوں میں پناہ گزینوں کے ساتھ جو قابل ستائش خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی وجہ سے میں بہت ہی ممنون ہوں۔ آپ کی امداد اور ریلیف اس ضلع کے پناہ گزینوں کی انتہائی ضروریات تھیں۔ اور انہیں آپ نے پورے طور پر عمدہ طریق سے سرانجام دیا۔ جس طرز پر آپ نے کام کیا ہے۔ اس کے متعلق مسلم لیگ کی طرف سے پورے اطمینان اور گہرے امتنان کے جذبات ظاہر کرنے میں میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔

آپ کا مخلص (دستخط) الیس۔ الیس رشید احمد مولوی پریذیڈنٹ مونگھیر ضلع مسلم لیگ

بخدمت مولوی برکات احمد صاحب نائب ناظم امور عامہ قادیان۔ پنجاب)

(۲) مونگھیر مورخہ ۱۲/۱۲/۱۹۴۶ء - قادیان میڈیکل ریلیف کے کارکنان نومبر کے تیسرے ہفتہ میں مونگھیر وارد ہوئے۔ اور انہوں نے مونگھیر کے متعدد کیمپوں میں کام کیا۔ ان کا گروہ باتنظیم اور ٹرینڈ کارکنوں پر مشتمل ہے۔ اور ان کے لیڈر مولوی برکات احمد بہت باشعور انسان اور ایمان دار کارکن ہیں۔

کاش ان جیسے کارکنوں کا ایک گروہ مجھے مستقل طور پر مونگھیر کے لئے مل جائے۔ اس وفد کو خاص طور پر مشکل حالات میں کام کرنا اور بعض اوقات حصول ریلیف کے لئے سرکاری حکام کے ساتھ لڑنا پڑا۔ مجھ سے ان کا تعارف حکیم خلیل احمد صاحب نے کرایا۔ جو خود دیانتدار اور مخلص کارکن ہیں۔ ......

(دستخط) الیس۔ ایم۔ سہیل۔ کنٹرولر مونگھیر ڈسٹرکٹ سنٹرل ریلیف ڈائرکٹرز۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کی حفاظت صرف جماعت احمدیہ کی قربانی اور ایثار پر منحصر ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور سے دورِ اوّل کے تیرھویں اور دورِ دوم کے تیسرے سال کے مطالبات

تم خدا تعالیٰ کے جانباز اور بہادر سپاہی بنو اور اسلام کی فتح کا جھنڈا لہراتے ہوئے واپس لوٹو

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جلسہ سالانہ کے کلمات سُن لینے کے بعد آپ کے ایمان اور اخلاص نے آپ سے ضرور یہ مطالبہ کیا ہوگا کہ تحریک جدید کی اہمیت اور شدید ترین ضرورت کے پیش نظر مجھے بھی اس جہاد میں شامل ہونا چاہیئے کیونکہ یہ تحریک ایسی ہے کہ "اے دوستو! مرنے سے پہلے اور وقت کے ہاتھ سے نکل جانے سے پہلے اس تحریک میں حصہ لے لو۔ کہ اس امت پر یہ دن پھر نہیں آئیں گے۔"

تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت پر مزید عرض کرنے کی ضرورت تو نہیں لیکن ہوسکتا ہے کہ قارئین کرام میں سے کسی کو تحریک جدید کا علم ہی نہ ہو جیسا کہ بعض احباب کی گفتگو سے پایا گیا ہے پس ذیل میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کلمات طیبات دیتے ہوئے آپ سے یہ کہنا ہے کہ اگر آپ تحریک جدید کے دَورِ اوّل کے بارہ سال پورے کر چکے ہیں تو آپ تیرھویں سال کا وعدہ اپنے امام کے حضور اضافہ کے ساتھ پیش کریں۔ آپ ذرا سوچ لیں کہ تیرھویں سال وعدہ اپنے امیر یا پریذیڈنٹ یا سکرٹری تحریک جدید کو لکھوا دیا ہے یا نہیں۔ اگر لکھوا دیا ہے تو یہ بھی اطمینان کر لیں کہ کیا وہ وعدے مرکز میں پہنچ چکے ہیں۔ اور اس کی منظوری کی اطلاع مل گئی ہے یا نہیں اگر ابھی آپ کی جماعت کے وعدوں کی فہرست نہیں بھیجی گئی تو بہ توجہ تمام اپنے سکرٹری سے فہرست مکمل کروا کر بھجوا دیں۔ اگر آپ اپنا وعدہ براہ راست حضور میں پیش فرماتے ہیں تو اپنا جائزہ لیں کہ کیا وعدے حضور کے پیش کرنے کے بعد منظوری کی اطلاع مل چکی۔ اگر نہیں تو آپ دوبارہ اپنا وعدہ لکھ کر براہ راست حضور میں پیش کر دیں۔

اگر آپ اب تک تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں ہوئے اور اب حضور ایدہ اللہ کے کلمات طیبات سننے یا پڑھنے کے بعد آپکے دل میں شدید ترین خواہش ہے کہ اس جہاد میں شامل ہوں تو آپ اپنا وعدہ لکھکر براہ راست حضرت اقدس کے حضور پیش کر دیں۔ یہی ہے دَورِ دوم یا دورِ ثانی یا دفتر دوم جس کا اب تیسرا سال شروع ہوا ہے۔ اس میں شامل ہونے والوں کو یہ رعایت تو ہے کہ وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دے کر پانچہزاری فوج میں نام لکھوالیں اور آئندہ ہر سال کچھ نہ کچھ اضافہ کرتے جائیں حتّٰی کہ انیس سال پورے کریں۔ مگر رعایت سے فائدہ اس زمانہ میں اٹھایا جاتا ہے جبکہ دین کے کام میں دشمن کی طرف سے روک نہ ہو۔ مگر اس وقت احباب کو معلوم ہے۔ کہ

"زمانہ جلد جلد بدل رہا ہے۔ اب ہم اس آخری جنگ کے میدان کی طرف بڑھ رہے ہیں جس کی خبر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی بلکہ جس کی خبر تمام انبیاء دیتے چلے آئے ہیں۔ شیطان کی فوجیں اپنے وسیع سامانوں اور بڑی تنظیم کے ساتھ اسلام پر آخری حملہ کرنے کی تیاری میں ہیں۔ اسلام کے سپاہی جو تعداد کے لحاظ سے بھی قلیل ہیں اور سامان کے لحاظ سے بھی قلیل ہیں صرف ایمان اور اخلاص کی متاع لئے ہوئے موت کے مونہہ میں جا رہے ہیں۔ یہ تھوڑی سی جماعت اگر آج قربانی میں کمزوری دکھا گئی تو اسلام کے لئے کوئی ٹھکانا نہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و آبرو کی حفاظت صرف جماعت احمدیہ کی قربانی اور ایثار پر منحصر ہے۔"

"پس آپ ان بدلے ہوئے حالات کے مطابق قربانی کریں۔ ہم اب قربانی کے اس دور میں سے گذر رہے ہیں کہ ہمیں اپنا سب کچھ قربان کرنا پڑیگا۔"

وہ نوجوان جو اپنے لئے آمد پیدا کر رہا ہے۔ اور اس کی آمد میں اشاعتِ اسلام اور اشاعت احمدیت کا حصہ ہے یا وہ جسے توفیق تو تھی مگر کسی صحبتِ بد کی وجہ سے یا سُستی اور غفلت کی وجہ سے تحریک جدید کے جہاد سے محروم رہا وہ اب دیکھے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مطالبہ یہ ہے کہ اب ہمیں سب کچھ ہی راہ خدا میں دینا ہوگا۔ تو پھر آپ کو رعایت سے فائدہ کا موقعہ کہاں رہا۔ پس آپ اپنی ایک ماہ کی آمد کے نصف سے جسقدر زیادہ سے زیادہ قربانی کر سکیں وہ بشاشت قلبی اور دلی راحت سے کریں تا وہ خدا تعالےٰ کے حضور قبولیت کا شرف پا جائے۔

"پس نوجوانوں اور ان کو جو پہلے دور میں (یہ انیس سالہ دور ہے جسکا اب تیرھواں سال جا رہا ہے) حصّہ نہیں لے سکے خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے، ہر شخص اپنے باپ۔ بیٹے۔ بھائی اور دوست کو ہر بیوی اپنے خاوند کو اور ہر خاوند اپنی بیوی کو توجہ دلائے کہ جس نے پہلے حصّہ نہیں لیا وہ اب حصّہ لے"۔ پس کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو اپنے لئے کماتا ہو۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔ بچّہ ہو یا نوجوان۔ مگر وہ اپنے لئے یا اپنے والدین کے لئے یا اپنے عزیزوں کے لئے آمد پیدا کر رہا ہے۔ تحریک جدید کے دَورِ دوم کے تیسرے سال کے جہاد میں شامل ہو جائے۔

تحریک جدید کی اہمیت اور شدید ترین ضرورت کے بارے میں چند فقرات حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے تازہ خطبہ سے جو ۲۳ر دسمبر کے اخبار "الفضل" میں شائع ہوا دیے جانے ضروری ہیں۔ فرمایا:۔

جماعت متواتر کئی نسلوں کا نام ہے

(۱) "یاد رکھو! جماعت کسی ایک نسل کا نام نہیں ہے بلکہ جماعت متواتر کئی نسلوں کا نام ہے۔ پس جس کے سپرد اس وقت ان جھنڈوں کے گاڑنے کا کام ہے، اور پھر ان بنیادوں کو مستحکم بنانے کا کام ہے، جن پر ہماری آئندہ نسلوں کے محلات تیار ہونگے۔ جماعت کے معنے تو یہ ہیں کہ ایک کے بعد دوسری نسل اور دوسری کے بعد تیسری نسل اور تیسری کے بعد چوتھی نسل متواتر قربانیاں کرتی چلی جائے۔"

نوجوان اپنی اصلاح کریں

"مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ نوجوان اپنی اصلاح کریں۔ جب تک نوجوانوں کے اندر قربانی کا مادہ پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک نوجوانوں کے اندر قربانی کے لئے حوصلہ پیدا نہیں ہوتا اور جب تک نوجوانوں کی اقتصادی حالت بہتر سے بہتر نہیں ہو جاتی وہ صحیح طور پر قربانی نہیں کر سکتے اور پھر جب تک ایسے نوجوان پیدا نہیں ہوتے جو صنّاع ملازم۔ پیشہ ور نہیں اس قسم کی سکیم کو چلایا نہیں جا سکتا۔"

قربانی کرنیوالے ہر طبقہ کے احمدیوں کے نام محفوظ کئے جائینگے

(۲) "وہ دن ہماری جماعت پر خدا کے فضل سے بہت جلد آنیوالا ہے کہ جماعت میں ایسے مصنّف پیدا ہو جائینگے جو ہمارے زمانہ کے حالات لکھیں گے اور وہ اس طرح کُرید کُرید کر ہمارے حالات کو دریافت کرینگے جس طرح پہلے مصنّفین نے صحابہ رضؓ کے حالات دریافت کئے تھے۔"

"وہ ہر طبقہ کے قربانی کرنے والے احمدیوں کے حالات لکھیں گے۔ وہ ایک احمدی مزدور کے حالات بھی لکھیں گے۔ وہ ایک احمدی لوہار کے حالات بھی قلمبند کرینگے۔ وہ ایک احمدی ترکھان کے حالات بھی محفوظ کرینگے۔ غرض وہ ایک ایک مخلص احمدی کے حالات تلاش کر کر کے بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھینگے۔"

تمہارے لئے دین کیلئے قربانیاں کرنیکا یہی موقعہ ہے

(۳) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کی خدمت کرنے والے صحابہ رضؓ یا بعد میں ہمارے زمانہ والے تمام احمدیوں کے حالات کتابوں میں محفوظ کئے جائیں گے اور ان سب کے نام یقیناً قیامت تک محفوظ رہیں گے اور جب ان کی نسل ختم ہو چکی ہوگی اور جب ان کا نسب نامہ ختم ہو چکا ہوگا۔ اور جب اُن کی اولادوں میں سے ان کا کوئی نام لیوا باقی نہ ہوگا اس وقت لوگ ان کے کتابوں میں لکھے ہوئے حالات پڑھیں گے۔"

"اور ان کے ناموں کو نہایت عزت اور فخر کے ساتھ یاد کیا جائیگا اور ٹھیک اسی طرح یاد کیا جائیگا جس طرح آج ہم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ناموں کو عزت اور فخر کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ تمہاری آنے والی نسلیں جب تمہاری قربانیوں کے حالات پڑھیں گی تو ادب و احترام کے ساتھ اُنکے سر جھک جایا کریں گے۔"

(۴) "پس میں دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ تمہارے لئے دین کے رستے میں قربانیاں کرنیکا یہی موقعہ ہے۔ پس تم دین کی خدمت میں بیش از پیش ترقی کرو۔ (دفتر اوّل کے تیرھویں سال کے وعدے کرنیوالو! یا دفتر دوم کے سال سوم کے جہاد میں حصہ لینے والو! قربانی کے اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دو) کیا تمہارے دل میں یہ درد پیدا نہیں ہوتا کہ کاش تمہیں ایسی قربانیوں کا موقعہ ملے "آنیوالی نسلیں تمہارے نمونہ کو دیکھ کر تم پر درود بھیجیں۔ اور آسمان پر فرشتے تمہاری قربانی اور ایثار کی تعریف کریں۔

اے وہ نوجوانو اور احمدیو! جو ابھی تک اس جہاد میں شامل نہیں ہو۔ کیا تحریک جدید کی یہ اہمیت آپ کے دل میں گدگدی نہیں پیدا کرتی کہ آپ اس جہاد میں شامل ہو کر رضاء الٰہی حاصل کریں (وکیل المال)

ابدالآباد تک نام زندہ رہیگا

جو اگلے جہان میں بھی تمہارے کام آئیگی اور اس جہان میں بھی تمہارا نام ابدالآباد تک زندہ رکھنے کا موجب ہونگی۔ مگر جب تک تم صحابہ رضؓ کے نقش قدم پر نہیں چلو گے دین کا کام تو نہیں رُک سکیگا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اس کام کو چلانے کا خود ذمہ وار ہے

مگر تمہارا نام ضرور مٹ جائیگا۔"

(۵) "پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جنہوں نے پہلے بھی دین کی خدمت کی ہے اب بھی ان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ تھک کر نہیں بیٹھ جائیں گے۔ بلکہ وہ زیادہ سے زیادہ قربانیاں کریں گے کیونکہ اگر وہ اپنے ناموں کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ قربانیوں کے اس معیار پر پورے اتریں جس کا مطالبہ اس وقت اسلام اُن سے کر رہا ہے۔"

"لوگ جتنی دنیوی کوششیں بھی اپنی اولادوں کے لئے کرتے ہیں صرف اس لئے کہ ان کا نام زندہ رہے وہ سب کوششیں آخر بے کار ہو جاتی ہیں مگر دین کی خاطر قربانی کرنا ایک ایسی چیز ہے جو ہمیشہ ہمیش تک تمہاری یاد کو آئندہ نسلوں کے دلوں میں قائم رکھتی ہے۔ اور یہی ایسی یادگار تم اپنے پیچھے چھوڑ جاؤ گے جو کسی کے مٹائے بھی نہیں مٹ سکیگی۔"

(۶) "پرانے لوگوں کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ جس طرح انہوں نے پہلے جوش اور اخلاص سے اس جہاد میں **ایک بے نظیر مثال** قائم کی ہے اب وہ اس کو زیادہ سے زیادہ بے نظیر بنانے کی کوشش کریں تاکہ ان کی آئندہ نسلیں بھی فخر اور عزت کے ساتھ یاد کریں۔ کیونکہ قربانی ہی ایک ایسی چیز ہے جو کسی کا نام زندہ رکھنے کا موجب بن سکتی ہے۔"

"یاد رکھو! بے شک خدا تعالےٰ کے کام ہو کر رہیں گے کوئی نہیں جو انہیں روک سکے مگر کیسا بد قسمت ہے وہ شخص جس کی خدا تعالیٰ دعوت کرے مگر کوئی اور آکر اُسے کھا جائے۔ اور وہ اس سے محروم رہے۔"

پس پُرانی فوج جو ایک عرصہ سے قربانیاں کرتی چلی آرہی ہے وہ اپنی قربانیوں کو اور بھی بڑھانے کی کوشش کرے۔

تحریک جدید کی دَورِ دوم کی پانچہزاری فوج

(۷) "نئی فوج بھی جو دفتر دوم میں حصہ لے رہی ہے جس کے ابھی ریزرو فنڈ قائم کرنیوالے دَور میں سے سات سال باقی ہیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ ان کے اندر اس بات کی غیرت ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے زمانہ کے اخراجات کو خود برداشت کریں اور وہ اس بوجھ کو دوسرے وقت کے لوگوں پر نہ پڑنے دیں۔ اس وقت جبکہ ان کے عمل سے ظاہر ہوتا ہے ان کی قربانیاں شاندار نہیں۔ کیونکہ اول تو ان کے وعدے ہی بہت کم ہیں اور پھر ان کے چندوں کی ادائیگی ان کے وعدوں سے بہت کم ہے اور یہ امر نہایت پریشانی کا موجب ہے۔"

نوجوانوں کا فرض

(۸) "پس آج سے ہر نوجوان جس کی عمر اٹھارہ سال سے اوپر ہے اس بات کا عہد کر لیوے کہ وہ اس دور میں ضرور شامل ہوگا اگر نوجوان اپنی ذمہ واریوں کو سمجھیں گے۔ تو تھوڑے ہی دنوں میں ان کی تعداد دس بیس ہزار تک پہنچ جائیگی اور پھر یہ تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی چلی جائیگی۔"

(۹) "ہر نوجوان یہ سمجھ لے کہ یہ کام کسی اَور نے نہیں کرنا ہے بلکہ مَیں نے ہی کرنا ہے۔ اور اس کی سب سے بڑی ذمہ واری مجھ پر ہی عائد ہوتی ہے۔ اگر نوجوان اس عظیم الشان ذمہ واری کو سمجھ لیں گے تو یقیناً ہم ایک نہایت مضبوط ریزرو فنڈ قائم کر سکیں گے۔ پھر ہر نئے دَور کے بعد نئے مجاہدین پیدا ہوتے چلے جائیں گے جو اس بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھانے کے قابل ہونگے اور یہ سلسلہ اسی طرح قیامت تک جاری رہیگا۔"

نوجوان عہد کریں

(۱۰) "پس جماعت کا ہر شخص اپنی ذمہ واریوں کو سمجھتے ہوئے یہ عہد کریں کہ وہ کسی زید، بکر یا عمر کو نہیں دیکھے گا کہ وہ کیا کر رہے ہیں بلکہ وہ اپنی زندگی کو صحابہؓ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کریگا۔"

(۱۱) "پس مَیں جماعت کے نوجوانوں کو خواہ وہ لاہور کے رہنے والے ہوں یا امرتسر کے۔ سیالکوٹ کے رہنے والے ہوں یا گجرات کے۔ پشاور کے رہنے والے ہوں یا دہلی کے۔ اور اس سے آگے چل کر حیدرآباد یا کسی اور علاقہ کے رہنے والے ہوں اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بات کو اپنے ذمہ لے لیں کہ انہوں نے ہر ممکن طریق سے اس اگلے دَور کو کامیاب بنانا ہے اور اس کے لئے انہیں کتنی بھی قربانیاں کرنی پڑیں وہ ضرور کریں گے اور کسی نوجوان کو بھی اس میں حصہ لئے بغیر نہیں چھوڑینگے۔"

پس ہر نوجوان جہاں کہیں وہ رہتا ہے اس پر یہ ذمہ واری ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے ہر نوجوان کو تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال سوم میں شامل کرے اور اُسے حضور کا یہ ارشاد پہنچا دے۔ اور جہاں جہاں خدام الاحمدیہ کا باقاعدہ نظام ہے وہاں زعماء اور دوسرے عہدہ داران پر یہ ذمہ واری ہے۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید کی طرف سے بعض زعماء کو اس کے متعلق لکھا گیا ہے۔

دفتر دوم کے شاندار اضافے

بعض نوجوانوں کی طرف سے اس پر لبیک بھی کہا گیا ہے۔ چنانچہ (۱) ملک محمود احمد صاحب انسپکٹر آف ورکس جنید ریلوے نے حضور میں لکھا کہ حضور نے ۲۸-۱۲-۴۶ کے جلسہ سالانہ میں جو تقریر فرمائی۔ وہ سنکر میرے دل نے مجھے مجبور کر دیا کہ مَیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج میں شامل ہو جاؤں۔ دفتر دوم کے سالِ اول میں ایک ماہ کی پوری تنخواہ 140/- دفتر دوم کے سال دوم میں ایک ماہ کی پوری تنخواہ 140/- دفتر دوم کے سال سوم میں ایک ماہ کی پوری تنخواہ 140/- کل 420/- کا وعدہ پیش حضور ہے قبول فرما کر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحیح معنوں میں خادم دین بنا دے۔

(۲) ڈاکٹر فیروز الدین احمد صاحب عدن اپنا وعدہ تو معہ اہلیہ و والدین مرحوم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 1410/- کا پیش کر چکے ہیں یہ رقم بھی وعدہ کے ساتھ ادا کر کے لکھتے ہیں کہ پیارے آقا مَیں یہ رقم مکان کیلئے جمع کر رہا تھا مگر تحریک جدید کی اہمیت اور اشد ضرورت کہہ رہی ہے کہ ذاتی ضروریات کو پس پشت ڈالنا اور اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کو مقدم کرنا پہلے نمبر پر ہے دوسرے نمبر پر نہیں اس لئے مکان تو جب اللہ تعالیٰ چاہیگا بنیگا۔ میں تحریک جدید کا تیرھویں سال کا چندہ جو 1410/- ہے اور یہ میری چار ماہ کی آمد سے بھی زیادہ ہے کیونکہ میری آمد اسوقت صرف 350/- ماہوار ہے پیش حضور کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ مکرمی ڈاکٹر عبداللطیف صاحب آف حبشہ کا چندہ دفتر دوم کے سال اول دوم و سوم کا 339/- اور انکی اہلیہ صاحبہ کا 18/- کل 350/- پیش حضور ہے۔

(۳) ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب میڈیکل آفیسر ایران حضور کے تیرھویں سال کے اعلان پر اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا چندہ 2665/- اور اپنے لڑکے سید منیر احمد صاحب طالب علم، بڑی لڑکی نظیر فاطمہ بیگم صاحبہ، چھوٹی لڑکی بشریٰ بیگم صاحبہ اور اپنے خسر مرحوم کی طرف سے دفتر دوم کے سال اول دوم اور سال سوم میں 5، 6، 7 کل 18/- فی کس کے حساب سے 792/- اور سال سوم ... اپنے والدین مرحوم اپنے مربی میاں نبی بخش صاحب مرحوم، چھوٹی و بڑی ہمشیرہ مرحومہ اور اپنے چھوٹے بھائی نذیر احمد مرحوم کی طرف سے 476/- کل 3799/- کا نہ صرف وعدہ فرمایا بلکہ وعدہ کے ساتھ چیک بھی ارسال فرما دیا۔ تا وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی سابقون الاولون میں شامل کرنے اور سارا ثواب حاصل کرنے کا باعث ہو۔

(۴) شیخ محمود الحسن صاحب خان پور ملکی بہار۔ بہار کے ناگفتہ بہ حالات تو زبان زد خلائق ہو رہے ہیں نہ صرف ان کو دشمنوں نے بے گھر و بے در کر دیا بلکہ ان کے سب مال و اسباب بھی لوٹ لئے۔ شیخ صاحب معہ متعلقین بھی ابھی بے سرو سامانی کی حالت میں تھے۔ انکو احمدیہ ریلیف فنڈ سے کپڑے وغیرہ بنوانے کیلئے ایکصد روپیہ ملا تھا۔ اور تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال دوم میں انکا وعدہ بھی اسی قدر تھا۔ وہ پریشان تھے کہ اس حالت میں اپنے اس وعدے کو جو انہوں نے اللہ تعالےٰ کے نمائندہ کے ہاتھ پر اپنی مرضی اور اپنی خوشی سے راہ خدا میں کیا تھا کس طرح پورا کریں گے جب انکو یکصد روپیہ کی یہ امداد ملی تو انہوں نے اپنے دل سے کہا کہ یہ رقم تو اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کے پورا کرنے کیلئے غیب سے عطا فرمائی ہے آؤ اس کا سودا اللہ تعالیٰ سے کریں۔ اور یہ رقم انہوں نے سال دوم میں جو دور دوم کا ہے دیکر کہا کہ اب دفتر دوم کے سال سوم میں میرا وعدہ ڈیڑھ صد روپیہ کا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

"ہزارہا آدمی ہماری جماعت میں ایسے پائے جاتے ہیں جو بسا اوقات چندہ کے لئے فاقہ برداشت کرتے ہیں اور بسا اوقات اپنی بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں اور اس تنگی کے باوجود اپنے دل میں بشاشت پاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ خدا کا فرض اسلئے ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ درحقیقت یہی لوگ ہیں جنکی وجہ سے خدا نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی ہے۔"

پس دفتر اول کے وہ احباب جو بارہ سال پورے کر چکے ہیں تیرھویں سال میں اپنے وعدے شاندار اضافوں سے اپنے امام کے حضور پیش کریں اور امیر جماعت یا پریذیڈنٹ اور سکرٹریان تحریک جدید صاحبان اپنے وعدوں کی فہرستیں جلد سے جلد مکمل کر کے براہ راست حضور میں ارسال فرما دیں۔

دفتر دوم کے سال سوم میں ہر نوجوان جو اب تک شامل نہیں ہوا یا وہ جو کسی وجہ سے حصہ نہیں لے سکا اب شامل ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزاری فوج کا کامل سپاہی بنے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دیکر جو رعایت کا پہلو ہی نہ دے بلکہ نصف سے جسقدر زیادہ ... اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام ۔ خاکسار برکت علی خان وکیل المال تحریک جدید قادیان

"روح کا آزاد کنندہ"

موجودہ زمانہ میں جب ہم دنیا کی مختلف اقوام کے متعلق غور کرتے ہیں تو سیاسی لحاظ سے ان کے مقاصد میں دو چیزیں ہمیں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ اول تو بعض اقوام ایسی ہیں۔ جو ایک لمبے عرصہ سے دنیا کی کمزور اور چھوٹی چھوٹی اقوام پر تسلط جمائے بیٹھی ہیں۔ اور وہ ہر ممکن کوشش کرتی ہیں۔ کہ اس تسلط کے جوئے کو مضبوط سے مضبوط تر کریں دوسری طرف ہمیں ایسی اقوام کا ایک گروہ ملتا ہے۔ جو اس تسلط کے جوئے کو توڑ کر آزاد ہونا چاہتی ہیں۔ اور اس آزادی کی جدوجہد کو وہ ایک قومی فرض سمجھتے ہوئے بجا لاتی ہیں۔ طبعاً ہمیں ہمدردی تو انہیں اقوام سے ہونی چاہیئے۔ جو کہ اپنی آزادی کے لئے کوشاں ہیں اور انسانیت کے حق کے طور پر اس کا مطالبہ کرتی ہیں۔

لیکن اس وقت ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان کا یہ جذبہ آزادی صحیح ہے۔ یا غیر مناسب و بے محل۔ بلکہ ہم انہیں یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ بے شک یہ جذبہ فطری ہے۔ لیکن اس کا صحیح مصرف اور مصرف وہی ہوگا۔ جو خالق فطرت نے خود اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ کیونکہ چیز کے بنانے والے کو اس کی غرض و غایت کا علم عوام کی نسبت یقیناً زیادہ ہوتا ہے۔ اور وہی اس کے صحیح مصرف کی تعیین کر سکتا ہے۔ پس جب ہم اس لحاظ سے صحیفۂ فطرت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ تو ہم پر یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے بمعہ اس کے تمام قوےٰ و جذبات صرف اور صرف اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس اب لازماً ہمیں یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ جذبۂ آزادی بھی منجملہ باقی جذبات کے مقصد عبودیت کے حصول کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ کیونکہ تمام جذبات کا نقطۂ مرکزی یہی مقصد عبودیت ہی ہے جس پر یہ سب آ کر جمع ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا مقصد عبودیت کے پیش نظر جب ہم موجودہ اقوام کی جدوجہد کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس پاک مقصد سے بہت دور جا چکی ہیں۔ اور وہ جذبات و احساسات جو اللہ تعالےٰ نے انسان کو اپنا عبد بننے کے لئے عطا فرمائے تھے۔ انہیں آج وہ بے موقعہ و بے محل استعمال کر کے اپنے لئے مصائب کا موجب بنا رہی ہیں۔ منجملہ ان جذبات کے ایک جذبۂ آزادی بھی ہے۔ اور یہ جذبہ اگر اس کا برمحل استعمال کیا جائے۔ تو نہ صرف مقصد عبودیت کے حصول میں ممد و معاون ہی ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے حصول کا ایک اہم اور ضروری ذریعہ ہے۔ یہ بات بظاہر بے جوڑ اور لغو سی معلوم ہوتی ہے۔ کہ پیدائش کا مقصد تو عبودیت یعنی اللہ تعالےٰ کی غلامی اختیار کرنا ہے۔ پھر کیونکر یہ ممکن ہے کہ جذبۂ آزادی اس کے لئے ایک ذریعہ بن جائے۔ آزادی اور غلامی۔ زمین و آسمان کا فرق۔ لیکن ذرا سے غور کے ساتھ یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ کہ جس طرح خالق و مخلوق کے درمیان صفات اور افعال کے لحاظ سے بہت بڑا فرق ہے۔ تو لازماً اسی طرح انسانوں کی غلامی اور اسکی غلامی کے درمیان بھی ایک عظیم الشان فرق ہوگا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ آزادی کا سب سے بڑا مقصد اطمینان قلب اور امن حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالےٰ کی غلامی کی ابتدا ہی ایمان سے ہوتی ہے۔ جو اطمینان قلب اور حقیقی خوشی کا ہی دوسرا نام ہے۔ اور اس کی غلامی کا انتہائی مقام وہ ہے۔ جب اللہ تعالےٰ بندے کی حقیقی آزادی کے لئے پیاسی روح کو فرماتا ہے

یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

کہ اے وہ نفس جو دنیا کے لاتعداد فتنوں سے بچ کر اپنے خالق حقیقی کے پاس آ چکا ہے۔ اپنے آقا کے پاس آ جا ور آ سخا لیبکہ ترا آقا تجھ سے خوش ہے۔ اور تو اپنے آقا سے خوش اور حقیقی طور پر آزاد ہو کر اب میری غلامی اختیار کرنے والوں میں شامل ہو جا اور میری غلامی کیا ہے؟ وہی میری جنت جو مجسم طور پر حقیقی امن و آرام ہے

پس کہاں ایسی غلامی اور کہاں وہ غلامی جس کے خلاف دنیا میں شور محشر برپا ہے۔ اور وہ عالمگیر طور پر بدنام ہو چکی ہے۔ غلامی کیا یہ دنیا کی ہزاروں آزادیاں بھی اس مقام عبودیت پر نثار ہونے کے قابل ہیں۔ جن کا وعدہ ہمارا پیدا کرنے والا ہمیں دیتا ہے۔

ابتدائے آفرینش سے جس طرح دنیوی آزادی و غلامی کی کشمکش چلی آتی ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر بھی شیطانی طاقتوں اور آسمانی طاقتوں کا مقابلہ ہوتا چلا آیا ہے۔ شیطانی طاقتیں انسانی روح کو اپنے مختلف جال بچھا کر اسے اپنے حقیقی خالق کے پاس جانے سے روکتی ہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالےٰ روح کو شیطانی پنجوں سے آزاد کرانے کے لئے ایک آزاد کنندہ مبعوث فرماتا ہے۔ بلا ضرورت و بے محل نہیں۔ بلکہ جب کبھی بھی خدا تعالےٰ کی مخلوق اپنے سب سے بڑے دشمن شیطان کے دام فریب میں پھنس جاتی ہے۔ تو اپنے خالق حقیقی کے حضور فریاد کرتی ہے۔ کہ اے میرے حقیقی آقا! میرے لئے کوئی نجات دہندہ اپنی قدرت سے پیدا کر جو ہمیں اس ناپاک وجود سے نجات دے۔ سو اللہ تعالےٰ انسان کی اس پکار کو شرف قبولیت بخشتا ہے۔ اور اپنی طرف سے ایک ایسی شخصیت کو اپنی مخلوق کی آزادی کے لئے چنتا ہے۔ جو ہر طرح کے ایسے روحانی اسلحہ سے مسلح ہوتی ہے۔ جس سے شیطانی طاقتیں پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح انسانی روح جس میں فطری طور پر شیطان سے نجات حاصل کرنے اور اپنے حقیقی آقا سے ملنے کی تڑپ رکھی گئی ہے شیطان کی بدترین غلامی سے چھٹکارا حاصل کر کے نفس امارہ اور نفس لوامہ کی منزلیں پے درپے طے کرتے ہوئے آخر کار نفس مطمئنہ والی حقیقی آزادی حاصل کر لیتی ہے جس پر ارشاد باری ہوتا ہے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ

اس موجودہ دور میں جبکہ ظاہری آزادی کو اس قدر اہمیت حاصل ہے کہ کوئی بڑی سے بڑی قوم بھی اسکے بغیر مردہ تصور کی جاتی ہے۔ اور جو جدوجہد اس وقت اس ظاہری آزادی کے لئے دنیا کے ہر گوشے میں ہو رہی ہے۔ گزشتہ دنیا میں اس کی مثال ملنا بالکل محال ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق ایک روح کا نجات دہندہ بھی مبعوث فرمایا ہے جو تمام آسمانی طاقتوں سے مسلح ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسے یہ پیغام دیا گیا ہے۔ کہ جا اور تو جا کے میرے ان بندوں کو جو شیطان کے عجیب و غریب جالوں میں گرفتار ہیں۔ رہا کر اور ان کو اس آزادی کا پیغام دے۔ جو ان کو ان کے پیدا کرنے والے سے زیادہ قریب کر دے گی۔ اور یہ کہ یہی آزادی ہے۔ جو ان کے دلوں کے امن و سکون کا باعث ہو سکتی ہے۔ اور وہ صرف اسی اور اسی آزادی کو حاصل کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

دنیا نے اس پیغام کو سنا اور فراموش کر دیا۔ اور بظاہر یہ پیغام آزادی۔ اس برائے نام آزادی کے فلک بوس نعروں میں دب گیا۔ اور دنیا والوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ شاید یہ تحریک تباہ ہو جائیگی۔ اور اس کی طرف کوئی بھی متوجہ نہ ہوگا۔ اور دوسری طرف شیطان نے معہ اپنی افواج کے اپنی پوری طاقت سے اسکی مخالفت کی۔ اور قسم قسم کے لالچوں سے مخلوق خدا پر اپنے غلامی کے جوئے کو مضبوط کرنا چاہا۔ لیکن خدا تعالےٰ جو ایک قادر و توانا ہستی ہے۔ اس کے سامنے شیطان جیسی ذلیل مخلوق کیا حیثیت رکھتی ہے

اس نے حقیقی آزادی کے پیغامبر کے لئے آسمانی اور زمینی نشانات دکھلائے۔ آخر دنیا اسکی طرف متوجہ ہوئی۔ اور بہت سی مستعد روحوں نے اپنے حقیقی آزاد کنندہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لے آئیں۔ وہ پیغامبر اور حقیقی آزاد کنندہ حضرت میرزا غلام احمد المسیح الموعود والمہدی المعہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے قادیان کی بستی سے اس حقیقی آزادی کی آواز کو بلند کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ دنیوی لوگ اس آواز کو حقیر اور بے اثر سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے۔ کہ اس آواز کے پیچھے وہ ہستی ہے۔ جس کی تاثیر کی ادنیٰ سی جھلک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی زبردست مخالفت کے باوجود عظیم الشان کامیابی ہے۔ آخر یہ لوگ جو حقیقی امن اور اطمینان کو عقلی ذرائع سے تلاش کر رہے ہیں۔ اور ان کی ہر کوشش بجائے امن اور صلح پیدا کرنے کے ایک خوفناک اور تباہ کن جنگ کی صورت میں ان کے منہ پر ماری جاتی ہے۔ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کہ واقعی وہ بھٹکے ہوئے تھے۔ اور یہ کہ حقیقی امن اور آزادی صرف اور صرف اسی پیغام ہی پر عمل کرنے میں منحصر ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حقیقی آزادی کا پیغامبر لایا ہے۔ اور جس پیغام کو آج اس کا کامیاب خلیفہ جس کو آسمانی بشارتیں اسیروں کا رستگار قرار دیتی ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے بیتاب ہے۔ اور اس کے مبارک عہد میں لاکھوں روحیں اس حقیقی پیغام آزادی پر لبیک کہتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے فیض سے دیر تک فیضیاب فرمائے آمین ثم آمین۔

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو انسان کے بدترین دشمن شیطان کو دھتکار کر اپنے لئے حقیقی آزادی کا رستہ صاف کرتے ہیں۔ اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو باوجود علم ہونے کے شیطان کی بدترین غلامی میں گرفتار ہیں۔

خاکسار ملک مبارک احمد مولوی فاضل واقف زندگی۔

جلسہ سالانہ پر سید منیر الحصنی کی مختصر تقریر

(عربی سے ترجمہ)

شمس صاحب کی تقریر کے بعد ۱۵ منٹ تک السید منیر الحصنی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دمشق نے تقریر کی۔ جس کا ملخص حسب ذیل ہے:۔

آج کی رات کل رات کی مانند ہے۔ اور آج کا دن کل دن کے مشابہ ہے۔ احمدیہ مبارک اجتماع ان مبارک اجتماعوں کے مشابہ ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک زمانہ میں اسلام کے نام پر اور اسلام کے احیاء کے لئے ہوتے تھے۔ اور یہ پگڑیاں ان مبارک اجتماعات میں شامل ہونے والوں کی پگڑیوں کے مشابہ اور ان کے چہرے ان کے چہروں کی مانند ہیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ قرآن مجید میں آسمان۔ زمین۔ سورج چاند اور ستاروں کا ذکر قرآن مجید میں بکثرت پایا جاتا ہے۔

کئی صدیوں تک سائنسدانوں نے یہ خیال کرنے میں غلطی کی۔ کہ زمین تمام مخلوقات کا مرکز ہے۔ اور یہ کہ شمس و قمر اور نجوم اس کے ارد گرد چکر لگاتے ہیں۔ اور بالآخر انہیں اس بات کا علم ہوا۔ کہ اصل میں شمس ہی عالم کا مرکز ہے۔ اور یہ کہ زمین اس کے گرد گھومتی ہے۔ لیکن تب بھی انہیں اس حقیقت کا علم نہ ہوا۔ کہ حقیقی سورج جس کے لئے خدا تعالیٰ نے تمام عالم کو پیدا کیا۔ وہ اسی زمین پر ہے۔ اور وہ سید الکائنات محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ پس زمین ہی عالم روحانی اور عالم لقا اور خلود کا مرکز حقیقی ہے۔ اور جیسا کہ سورج۔ چاند۔ ستارے مخلوقات کو زندہ رکھنے اور جہان کو روشن کرنے کے لئے ہمیشہ کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہم نے تاریخ دنیا میں ایک سورج بھی دیکھا ہے۔ جس نے اپنے نور سے تمام دنیا کو روشن کر دیا۔ اور ایک چاند بھی اس کے بعد ظاہر ہوا۔ جو سیدنا احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور جیسا کہ آسمان پر چاند کے کمال کے وقت یعنی جب وہ بدر کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس کے پاس ایک ستارا چمکتا نظر آتا ہے۔ اسی طرح سیدنا مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہٖ بھی ایک روشن ستارا ہیں۔ جو اس بدر تمام کے بعد ظاہر ہوا۔ جو اسلام کی تکمیل اشاعت اور زمین کو انوار روحانیہ سے روشن کرنے کے لئے ظاہر ہوا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے مولانا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود ہونے کی بشارت دی۔ انہی دنوں میں نے اپنی آنکھوں سے اور دوسرے دمشقی احمدی بھائیوں نے بھی آسمان پر قمر کے قریب ایک ستارہ دیکھا۔ جو قمر سے اتنا قریب تھا۔ گویا اس سے ملا ہوا ہے۔ اور اس جیسا منظر قبل ازیں ہم میں سے کسی نے اپنی زندگی میں نہ دیکھا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ رضی ستاروں کی طرح تھے۔ جو زمین میں احیائے کے لئے بکھرتے تھے۔ جیسا کہ ستارے آسمان میں چکر کاٹتے ہیں۔ اور آج دنیا میں ان ستاروں کی مانند سوائے مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے اور کوئی نہیں۔ پس وہی اکیلی ایسی جماعت ہے۔ جس میں حرکت پائی جاتی ہے۔ اور وہ زمین کے کناروں تک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کی مشعلیں لئے ہوئے جاتی ہے۔ اور آگ اور نور کی حامل ہو کر باطل کو جلاتی اور اسے قتل کرتی ہے۔ اور حق کو زندہ کرتی اور مخلوقات کی حق کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ وقت مجھے اجازت نہیں دیتا۔ کہ میں اس سے زیادہ کہوں۔ کیونکہ مجھے دس منٹ بولنے کا وقت دیا گیا ہے۔ اس لئے میں اپنے اس شعور کے اظہار پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں جو میں اپنی آنکھوں سے اس مبارک اجتماع عظیم کو مشاہدہ کر کے محسوس کرتا ہوں۔ اور میں ایسا کوئی اجتماع اپنے تصور میں نہیں لا سکتا۔ جس سے آج کے اجتماع کو تشبیہہ دے سکوں۔ سوائے حج اکبر کے اجتماع کے۔ اور حج اکبر بھی تو فرائض اسلام میں سے ایک فرض کو ادا کرنے کے لئے ہے۔ لیکن یہ اجتماع عظیم احیاء اسلام کے لئے ہے۔ اور اسلام ہی اصل مقصود ہے۔ اور سب دیگر اغراض سے بڑھ کر ہے۔ اور آخر میں اپنے تمام بھائیوں سے بلاد عربیہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر نیکی کے کرنے کی توفیق بخشے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

كيف قبلتُ الأحمدية

(از مکرم السید منیر الحصنی الأفندی امیر جماعت احمدیہ دمشق)

كنت اعرف استاذى المحترم السيد زين العابدين ولى الله شاه فى كلية صلاح الدين الايوبى فى القدس فى الحرب العالمية الاولى وكان معروفا بين الجميع انه من خيرة الاساتذة علمًا و اخلاقًا.

وبعد ان اوفده مولانا امير المومنين ايده الله بنصره العزيز الى دمشق و معه الاستاذ جلال الدين شمس المحترم. رايتهما صدفة فى احد طرقات دمشق و بلغنى الاستاذ زين العابدين الاحمدية و اجتمعت به و بالاستاذ جلال الدين مرارًا ثم سافرت الى مصر لاشهر قليلة ورجعت الى دمشق فوجدت الاستاذ جلال الدين بقى لوحده يقوم بواجبه فى التبليغ بعد رجوع الاستاذ زين العابدين الى الهند فترددت على الاستاذ جلال الدين مايقرب من السنتين وكنت اسئله عن كثير من الامور واجمعه مع بعض الشيوخ و ارى جهلهم تجاهه واخيرًا جمعته مع احد المبشرين المسيحيين وكنت سبب اجراء مناظرة بينهما حول عدم موت المسيح عليه السلام على الصليب وكانت النتيجة اقتناعى من جميع الوجوه بالاحمدية هى الاسلام الصحيح وان احمد عليه الصلوٰة والسلام هو المسيح الموعود حقا. فلم اتردد اخيرا فى البيعة على يد الاستاذ جلال الدين وانى اتحدث بنعمة الله على ان جعلنى اول احمدى ثبته الله على الحق فى الجماعات المنظمة فى البلاد العربية تحت ارشاد و هداية مولانا امير المومنين المصلح الموعود ايده الله بنصره العزيز ولله الحمد والمنة

منير الحصنى الاحمدى

(اس کا ترجمہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

(ترجمہ مضمون السید منیر الحصنی صاحب)

میں نے احمدیت کیسے قبول کی

پہلی جنگ عالمگیر کے دوران میں بیت المقدس میں ایک کالج صلاح الدین الایوبی کے نام پر کھولا گیا۔ جس کے پروفیسروں میں سے ایک پروفیسر میرے استاد سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (اب قادیان میں ناظر امور عامہ ہیں) بھی تھے۔ آپ علمی اور اخلاقی لحاظ سے بہترین اساتذہ میں سے شمار کئے جاتے تھے۔ اسی کالج میں مجھے ان سے پہلے پہل تعارف حاصل ہوا۔

جب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں اور محترم استاد سید جلال الدین صاحب شمس کو دمشق بھیجا۔ تو اتفاقاً ایک روز میری ان سے ملاقات ہو گئی۔ محترم استاد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے مجھے احمدیت کی تبلیغ کی۔ اس کے بعد میں ان سے اور استاد جلال الدین صاحب شمس سے کئی دفعہ ملا۔ پھر میں چند مہینوں کے لئے مصر چلا گیا۔ جب وہاں سے دمشق واپس آیا تو میں استاد جلال الدین صاحب شمس سے ملا۔ جو اس وقت اکیلے تبلیغ کا فریضہ بجا لا رہے تھے

کیونکہ استاد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ہندوستان واپس جا چکے تھے۔ میں تقریباً دو سال تک استاد جلال الدین صاحب شمس کے پاس آتا رہا۔ اور ان سے مختلف امور کے متعلق سوالات کیا کرتا۔ اور ان کی بعض علماء سے بھی ملاقات کراتا۔ اور ان کے مقابلہ میں دمشقی علماء کی جہالت اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا تھا۔

بالآخر میں ان کے پاس ایک عیسائی مبلغ کو لایا جس سے ان کی گفتگو ہوئی۔ اور آخرکار میرے ذریعہ سے ان کے درمیان یہ طے پایا۔ کہ وہ اس موضوع پر تحریری مباحثہ کریں گے کہ آیا مسیح صلیب پر مرا تھا یا نہیں۔ اس مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھے احمدیت کے متعلق ہر رنگ میں یہ یقین ہو گیا کہ احمدیت ہی صحیح اور حقیقی اسلام ہے۔ اور یقینی طور پر احمد علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ ہی مسیح موعودؑ ہیں۔

جب مجھ پر حق کھل گیا تو میں نے استاد جلال الدین صاحب شمس کے ہاتھ پر بیعت کرنے میں ذرا تردد نہ کیا۔ میں اس جگہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی تحدیث کے طور پر یہ ذکر کر دینا چاہتا ہوں کہ اس لنگ میں میں پہلا احمدی ہوں جسے بلادِ عربیہ میں منظم جماعتوں میں حضرت امیر المومنین مصلح موعود کی ہدایت و ارشاد کے ماتحت قائم ہوئیں اللہ تعالیٰ نے حق پر ثابت قدم رکھا اور خدمت سلسلہ کی توفیق بخشی

ولله الحمد والمنة

نزلہ۔ کھانسی۔ کالی کھانسی اور دمہ کی دوا مفت

میں بفضل خداوند کریم اپنی نوکری پر واپس جا رہا ہوں۔ اس لئے احباب مندرجہ بالا امراض کی دوا اسلامی مہر کے ٹکٹ برائے خرچ ڈاک بھیج کر اب مندرجہ ذیل پتہ سے منگوا لیا کریں "احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ"

خاکسار فتح محمد سٹرا قادیان

علوم مشرقیہ کے امتحانات میں شریک ہونیوالوں سے درخواست

قادیان دو تین سال سے علوم مشرقیہ کے امتحانوں کے لئے سنٹر نہیں بن سکا۔ اس دفعہ پوری کوشش ہو رہی ہے کہ ان امتحانات کے لئے بھی قادیان سنٹر ہو۔ اس لئے میں ان تمام اصحاب سے درخواست کرتا ہوں جو ۱۹۴۷ء میں مولوی۔ مولوی عالم۔ مولوی فاضل۔ منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل وغیرہ میں سے کسی امتحان میں شریک ہو رہے ہوں۔ کہ وہ فوراً اپنے نام اور پتہ سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ باہر سے آنے والے جملہ امیدواروں کے لئے خواہ وہ کسی مذہب یا فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ ایام امتحان میں رہائش کی مکمل سہولت ہو گی۔ اور ان کے آرام کا پورا خیال رکھا جائے گا۔ اس لئے احمدی احباب دوسرے اصحاب کو بھی تحریک فرمائیں کہ وہ قادیان کے سنٹر میں امتحان دیں۔ امتحان میں شریک ہونے والے احباب جلد تر اپنے پتہ جات سے آگاہ فرمائیں۔

ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ [illegible]

زمین کے کناروں تک

مسجد لنڈن میں تبلیغی اجلاس — اور — متعدد غیر مسلم احباب کی شرکت

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد اسلام لنڈن)

گذشتہ ماہ سے لنڈن مشن نے ارادہ کیا ہے کہ پندرہ روزہ تبلیغی اجلاس کے پروگرام کو باقاعدگی کے ساتھ عمل میں لایا جائے۔ اور اس کو ایسے رنگ میں ترقی دی جائے کہ یہ اجلاس بہتر رنگ میں نتیجہ خیز اور لوگوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں۔ ان اجلاسوں کے لئے باقاعدہ دعوت نامے جاری کئے جاتے ہیں۔ اور مضمون کی نوعیت سے بھی احباب کو آگاہی دے دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو بہتر رنگ میں بارور فرمائے۔

۱۵ دسمبر کو لفٹیننٹ کرنل سرور کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب امام مسجد لنڈن نے نظام نو کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے یہودیت۔ عیسائیت اور ہندو مذہب کے اصولوں کے بالمقابل اسلامی تعلیم کی فوقیت کو ثابت کیا۔ اور اس بات کو بھی بالتفصیل بیان فرمایا کہ انفرادی مال۔ تقسیم دولت۔ احکام جنگ۔ طریق حکومت اور دیگر تمدنی اور معاشرتی معاملات کے متعلق اسلام کی جو ہدایات ہیں وہی دراصل صحیح اور پر امن نظام دنیا میں قائم کر سکتی ہیں۔ سامعین نے جن میں اکثر غیر مسلم انگریز تھے تقریر کو توجہ کے ساتھ سنا۔ بعد میں کچھ استفسارات بھی کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

اسی سلسلہ میں دوسرا اجلاس مؤرخہ ۲۹ دسمبر کو ہوا۔ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب کی ناسازی طبع کے باعث صدارت کے فرائض برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ اس دن موسم کی خرابی ایک حد تک احباب کی آمد میں روک کا باعث رہی۔ دھند غیر معمولی طور پر اس قدر کثیف تھی کہ دو اڑھائی گز سے زیادہ راستہ دکھائی نہ دے سکتا تھا۔ مگر پھر بھی شوق اور دلچسپی رکھنے والے احباب وقت پر پہنچ گئے۔ پہلی تقریر ہمارے ایک نو احمدی دوست مسٹر بشیر احمد پلینز نس کی تھی کہ میں نے اسلام کو کیوں قبول کیا۔ مسٹر پلینز نس نے عیسائیت کے بنیادی اعتقادات کی غیر معقولیت اور اس کی ناقص تعلیم کو سامعین کے سامنے رکھتے ہوئے اسلامی معتقدات کی عمدگی کو بیان کیا۔ اس کے بعد برادرم چوہدری غلام یٰسین صاحب نے اسلام کی فوقیت کو ایک اور رنگ میں بیان کیا۔ آپ نے اسلام کے زندہ مذہب ہونے۔ اس کی تعلیم میں خدا کے قول و فعل کی مطابقت۔ انسانی جائز ضروریات کا خیال اور ہر انسانی مشکل کا حل موجود ہونے کو اس بات کی جائز وجہ قرار دیا کہ میں مذہب اسلام میں کیوں اعتقاد رکھتا ہوں۔

اس موقعہ پر ایک انگریز دوست مسٹر [illegible] برسٹل سے خاص طور پر اس اجلاس کے لئے تشریف لائے۔ آپ کی طبیعت میں شرافت کا عنصر نمایاں ہے۔ اور سلسلہ کے حالات میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صداقت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان اجلاسوں کے علاوہ مؤرخہ ۷ دسمبر کو ایک سوسائٹی کے چالیس ممبران مسجد دیکھنے کی غرض سے تشریف لائے۔ بیشتر تعداد ان میں سے ایسے احباب پر مشتمل تھی جو فن تعمیر کے ساتھ دلچسپی رکھتے تھے۔ محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب نے انہیں اس رنگ میں خطاب فرمایا کہ آپ لوگ آرکیٹیکچر ہیں۔ دنیوی عمارات میں آپ کو دلچسپی ہو گی۔ مگر یہ مادی عمارتیں اسی دنیا میں انسان کی مادی زندگی اور اس کے جسم کو آرام دینے کی خاطر بنائی جاتی ہیں۔ لیکن وہ روحانی عمارت تعمیر کرنی چاہئے جس میں انسان کی روح تسکین حاصل کرے۔ اور وہ اس میں ابدی زندگی کے دن آسانی سے گذار سکے۔ بعدہ برادرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے مختصر طور پر مسجد لنڈن کی تاریخ اور سلسلہ کے حالات اور مساعی کو ان کے سامنے رکھا۔ جسے انہوں نے غور سے سنا۔ سوسائٹی کے ممبران مسجد دیکھنے گئے تو استفسارات کا سلسلہ دیر تک جاری رہا۔ جن کے جوابات چوہدری

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۷۷۹ منکہ عبد الحمید ولد مولوی غلام حسن خان صاحب قوم افغان پیشہ وکالت عمر ۴۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ جہانگیر پورہ پشاور صوبہ سرحد حال وارد دہلی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۲۰/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

(۱) ۱/۳ حصہ منجملہ ایک مکان واقعہ جہانگیر پورہ پشاور متروکہ پدری قیمتی -/۴۰۰۰ اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

(۲) اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ -/-/۲۰۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میری وفات پر جو جائیداد میری ملکیت ثابت ہو۔ تو ایسی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ عبد الحمید نیازی وکیل دہلی

گواہ شد:۔ مرزا حمید احمد

گواہ شد:۔ مرزا بشیر احمد قادیان

۹۷۷۷ منکہ صوفیہ بیگم زوجہ سید مفضل احمد صاحب قوم سید عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن اوریح ڈاکخانہ کجرا ضلع منگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۱۸/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) دین مہر بذمہ شوہر -/-/۵۰۰۰ روپیہ (۲) زیورات طلائی ونقرئی قیمتی -/-/۴۰۰ روپیہ سوائے اس مذکورہ جائداد کے اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر آئندہ کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا کسی اور طرح سے حاصل ہو۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: صوفیہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ عباس ابن عبد القادر موصی۔ گواہ شد:۔ سید مفضل احمد موصی خاوند موصیہ:۔

۹۷۶۶ منکہ امتہ الرسول بیگم زوجہ منشی عبد القادر صاحب مرحوم قوم ککے زئی عمر ۵۰ سال بیعت ۱۸۹۶ء ساکن ضیغم اللہ ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس صرف ۴ ماشہ طلائی بالیاں ہیں۔ اپنے خاوند کی جائیداد جو غیر تقسیم شدہ ہے میں سے ۱/۸ حصہ کی مالکہ ہوں۔ اس جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس زمین میں سے جو پیداوار ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی۔ میرے حصہ کی زمین ۴ گھماؤں ہے جس پر قریباً -/۴۰۰ روپیہ قرضہ ہے۔ جو میرے حصہ میں آئیگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ: امتہ الرسول بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ ملک عبد اللہ مولوی محمد فاضل۔ گواہ شد:۔ ملک محمد اشرف پسر موصیہ:۔

۹۷۶۵ منکہ احمد علی صادق ولد منشی عبید اللہ صاحب رانجھا پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالفضل قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲۷/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد -/۸۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ احمد علی صادق مولوی فاضل

گواہ شد:۔ محمد حفیظ مولوی فاضل

گواہ شد:۔ عبید اللہ رانجھا۔

۹۷۶۹ منکہ بھاگ بھری بیوہ حسین بخش صاحب قوم ارائیں عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن گوکھووال چک ۱۲۱ عال قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس -/۵۰۰ روپیہ نقد اور ڈیڑھ تولہ سونا کی دو بالیاں ہیں۔ جن کی قیمت -/۱۵۰ روپے ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو بھی جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ بھاگ بھری موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ نور احمد کلرک بیت المال۔

گواہ شد:۔ عبد اللطیف بہاولپوری معلم الواقفین:۔

۹۱۳۹ منکہ سیدہ حفیظہ بیگم زوجہ فضل الرحمن چغتائی قوم سید گیلانی عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی قادیان دار البرکات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اور زیور طلائی تقریباً چھ تولہ مشین سلائی ایک عدد میں کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ:۔ سیدہ حفیظہ بیگم موصیہ

گواہ شد:۔ فضل الرحمن خاوند موصیہ چغتائی:۔ گواہ شد:۔ محمد نور الحق ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس علیگ

گواہ شد:۔ مرزا آفتاب احمد ایڈمنسٹریٹو آفیسر پشاور صدر

نمبر ۹۶۸۴ :- منکہ سلیمہ بی بی زوجہ سلطان احمد مولوی فاضل، قوم تلغیار عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اس کے علاوہ میرے پاس ایک انگوٹھی قیمتی -/۳۰ روپے کانٹے قیمتی -/۷۵ روپے اور یکصد روپیہ نقد موجود ہے - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - اگر اس کے علاوہ میری وفات کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو - تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی -

الامتہ: سلیمہ بی بی بقلم خود موصیہ
گواہ شد :- سلطان احمد خاوند موصیہ
گواہ شد :- محمد شریف مولوی فاضل

نمبر ۹۶۸۹ : منکہ عبدالعزیز ولد ڈاکٹر برکت اللہ صاحب، قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شیخوپور حال قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱-۹-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے - میرا گذارہ صرف میری ملازمت پر ہے جو کہ -/۹۷ روپے ماہوار ہے - اس میں الاونس بھی شامل ہے - میں اپنی موجودہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں - آئندہ جو جائیداد پیدا کرونگا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا - میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد :- میر عبدالعزیز احمدی بقلم خود حال دیولالی
گواہ شد :- چوہدری ابوالخیر سعید احمد باجوہ
گواہ شد : سردار محمد اعظم خان دیولالی -

این ڈبلیو آر سروس کمشن لاہور

دہلی ڈویژن میں نمبر ٹیکروں (Number Takers) کی پندرہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں - ان آسامیوں میں سے ۱۱ مسلمانوں کے لئے ایک اینگلو انڈین اور ڈومی سائلڈ یوروپینوں کے لئے اور ایک سکھوں - پارسیوں اور ہندوستانی عیسائیوں کے لئے مخصوص ہیں -

تنخواہ :- چالیس روپیہ ماہوار (عارضی طور پر) جمع مہنگائی الاونس مطابق قوانین اور اس کے علاوہ رعائتی قیمتوں پر راشن خریدنے کا حق حاصل ہوگا

قابلیت :- میٹرک (سکینڈ ڈویژن بشرطیکہ نتائج کا اعلان ڈویژنوں میں ہو) جونئر کیمبرج یا کوئی مساوی امتحان

عمر :- اٹھارہ سے پچیس کے درمیان اور رگ بجوائیٹوں کے لئے تین سال اچھوت اقوام کے لئے تین سال زائد کی جا سکتی ہے -

درخواستیں :- مجوزہ فارم پر آنی چاہئیں - جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے بڑے اسٹیشنوں سے ایک دو پیسہ میں ملتا ہے - اور سیکرٹری صاحب این - ڈبلیو - آر سروس کمشن ۳۴ لانس روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال کی جائیں - درخواستوں کی وصولی کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ۱۹۴۷ء ہے مکمل تفاصیل ٹکٹ لگا ہوا اور پتہ لکھا ہوا لفافہ ارسال کر کے سیکرٹری سے حاصل کریں

اعلان نکاح

میرے لڑکے شیخ منظور احمد و شیخ مشتاق احمد مالکان احمدیہ انصاف شو کمپنی کا نکاح ہمراہ سکینہ بیگم و اقبال بیگم بنتان شیخ محمد اسمٰعیل سکنہ مڈھ رانجھہ سے علی الترتیب مبلغ چار صد روپیہ مہر پر مورخہ ۲۸ دسمبر بعد نماز عشاء حضرت امیر المومنین نے مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا کریں - کہ یہ رشتے جانبین کیلئے بابرکت ہوں - خاکسار شیخ دوست محمد سیکرٹری جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۹ جنوری ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد اور گورنر صوبہ سرحد آج دہلی پہنچ گئے ہیں

نئی دہلی ۹ جنوری - ۱۰ جنوری کو ملک میں کپڑے کی حالت پر غور کرنے کے لئے ریاستوں اور صوبوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی - جس کی صدارت ڈاکٹر جان متھائی کریں گے - اس کانفرنس میں مختلف اشیاء کے کنٹرول کے موجودہ انتظام پر غور کیا جائے گا - حیدرآباد - میسور اور دیگر بڑی بڑی ریاستوں کے نمائندوں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے -

کلکتہ ۹ جنوری - بنگال اسمبلی کے ممبر مسٹر بینرجی کینیڈا - امریکہ - فرانس اور انگلستان میں مزدوروں کے مراکز دیکھنے کے بعد واپس ہندوستان پہنچ گئے ہیں -

مدراس ۹ جنوری - فرانسیسی نوآبادیات کے وزیر آج مدراس پہنچنے والے ہیں - یہاں سے وہ پانڈیچری جائیں گے - فرانسیسی ہند کے گورنر آپ کے استقبال کے لئے مدراس پہنچنے والے ہیں -

واشنگٹن ۸ جنوری - مسٹر جیمز برنز وزیر خارجہ امریکہ نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے - صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین نے آپ کا استعفا منظور کر لیا ہے - اور جنرل جارج مارشل کو نیا وزیر خارجہ مقرر کر دیا ہے

کراچی ۸ جنوری مسٹر محمد علی جناح نے برما کی ایگزیکٹو کونسل کے وائس صدر جنرل آونگ سان کو یقین دلایا ہے کہ مسلم لیگ برما کے علاقہ منگڈو کو پاکستان میں شامل کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی - آپ نے کہا ہم تو ریاستوں کے معاملات میں بھی دخل نہیں دینا چاہتے - ہمارا تعلق تو صرف برطانوی ہند سے ہے

پشاور ۸ جنوری - ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد نے اعلان کیا ہے کہ مالاکنڈ ایجنسی کے پولیٹیکل ایجنٹ خان بہادر نواب محبوب علی اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ڈپٹی کمشنر خان بہادر دلاور خان صاحب کو معطل کر دیا گیا ہے -

دہلی ۸ جنوری حکومت ہند نے ایک آرڈیننس جاری کیا ہے جس کی رو سے بنگال کے پٹ سن پر فوراً قبضہ کر لیا جائے گا - برٹش سن

ارجن ٹائن کو اس گندم اور مکئی کے عوض میں بھیجا جائے گا - جو ارجن ٹائن نے معاہدہ کے ماتحت ہندوستان کو بھیجی ہے -

بمبئی ۸ جنوری - مسٹر گوپی ناتھ باردولائی وزیر اعظم آسام نے ایک بیان میں کہا آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے جو قرارداد منظور کی ہے آسام اس کے مطابق ہی آئندہ اقدام کرے گا - قرارداد میں آسام کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اپنی آئندہ مشکلات کے متعلق خود آزادانہ طور پر فیصلہ کر سکتا ہے -

سائیگان ۸ جنوری - فرانس کے وزیر نوآبادیات نے بتایا کہ ہند چینی میں فرانسیسی فوجوں کی کمک پہنچ گئی ہے - ہم فرانسیسی یونین میں ہند چینی کی فیڈریشن قائم کرنا چاہتے ہیں جسے اندرونی طور پر مکمل اختیارات حاصل ہوں گے - ہم ہند چینی کو غلام رکھنے کی ہرگز خواہش نہیں رکھتے -

پٹنہ ۸ جنوری سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ بہار کے فرقہ وارانہ فسادات میں ۴۵۸۰ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں - حکومت نے اس وقت تک امداد کے لئے اٹھارہ لاکھ روپیہ دیا ہے فی گھر کی تعمیر کے لئے ۲۵۰ روپے خرچ کئے جائیں گے -

کلکتہ ۸ جنوری - راشننگ کے محکمہ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ راشن میں گندم اور جو برابر برابر ملا کر دیئے جائیں - کیونکہ بنگال میں گندم کی قلت محسوس کی جا رہی ہے -

بمبئی ۹ جنوری - کل شام پریل کے علاقہ میں شہر کا ایک مشہور سوشل ورکر چاقو سے ہلاک کر دیا گیا - پولیس نے اس سلسلے میں ۲۳ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے

قاہرہ ۶ جنوری عرب لیگ کی طرف سے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ عرب لیگ نے سوڈان کے مسئلہ میں اس لئے مداخلت کی ہے تاکہ سوڈان کو برطانوی امپیریلزم سے محفوظ کیا جا سکے - سوڈان پر غیر ملکی تسلط ہے - اس لئے اسے مصر سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ برطانوی تسلط کو اس پر زیادہ مضبوط کرنے کا موجب ہوگا -

کراچی ۸ جنوری - حکومت سندھ کے فوڈ کمشنر نے ایک بیان میں بتایا - کہ اس وقت خوراک سے بھرے ہوئے آٹھ جہاز ہڑتال کے باعث کراچی بندرگاہ میں رکے پڑے ہیں - ان جہازوں میں ساٹھ ہزار ٹن غلہ ہے - جو امریکہ اور ارجنٹائن وغیرہ ملکوں سے آیا ہے -

قاہرہ ۸ جنوری - قاہرہ میں مقیم برطانوی سفیر نے وزیر اعظم مصر سے پھر ملاقات کی - سیاسی حلقوں کا خیال ہے - کہ اس ملاقات سے نئی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے - برطانوی سفیر نے سوڈان کے مسئلہ کے متعلق ایک نیا فارمولا پیش کیا -

نیویارک ۸ جنوری - اتحادی اقوام کی سکیورٹی کونسل نے اسلحہ اور مسلح فوجوں میں تخفیف کرنے کے مسئلہ پر غور و خوض کرنا شروع کر دیا ہے - سیاسی مبصرین اس مسئلہ کو دنیا کا مشکل ترین مسئلہ قرار دے رہے ہیں

لاہور ۹ جنوری - سونا -/۱۲/ ۱۰۱
چاندی -/۸/ ۱۵۳ پونڈ ۸/ ۴/ ۶۲ -
امرت سر سونا -/۸/ ۱۰۵

پشاور ۹ جنوری - حکومت سرحد نے ضلع ہزارہ کے فسادات کے سلسلے میں مصیبت زدہ اشخاص کے لئے پچیس ہزار روپیہ منظور کیا ہے -

لاہور ۹ جنوری - حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے - کہ حکومت صوبہ سرحد سے گڑ درآمد کرنے کا انتظام کر رہی ہے - یہ گڑ پنجاب میں کنٹرول شدہ نرخوں پر بیچنے کا انتظام کیا جائے گا -

استنبول ۸ جنوری - شاہ عبداللہ والی شرق اردن آج سکندریہ پہنچے - ترکی افسروں نے آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا - آپ انقرہ میں صدر جمہوریہ ترکی کے مہمان ہوں گے -

بمبئی ۹ جنوری - کل شہر میں چھرا گھونپنے کے گیارہ واقعات رونما ہوئے جن میں سے دو مہلک ثابت ہوئے - دوکانیں لوٹنے اور تیزاب پھینکنے کے بھی چند واقعات ہوئے -

یروشلم ۹ جنوری - دہشت پسند یہودیوں کی خفیہ انجمن نے اعلان کیا ہے - کہ اگر فلسطین میں مارشل لا جاری کیا گیا - تو اس کے نتائج خطرناک ہونگے - باہمی کشیدگی اور بڑھ جائے گی اور دہشت پسندی کیلئے میدان تیار ہو جائیگا

فرینکفورٹ ۹ جنوری - نازیوں کے خلاف کاروائی کرنے والی عدالت میں کل رات بم پھٹ گیا - نقصان کی تفصیل ظاہر نہیں کی گئی تحقیقات کیلئے خاص پولیس مقرر کر دی گئی ہے

جناب خواجہ غلام نبی صاحب گلکار کی کامیابی

سری نگر ۸ جنوری - احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ جناب خواجہ غلام نبی صاحب گلکار پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ سری نگر حلقہ فتح کدل سری نگر سے کشمیر اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے ہیں - الحمد للہ - اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے -

نئی دہلی ۸ جنوری مسٹر جگ جیون رام لیبر ممبر کی صدارت میں ایک کانفرنس ہو رہی ہے جس میں جائے کے مزدوروں کے سوال پر غور کیا جائے گا - بنگال - آسام اور مدراس کے نمائندوں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا ہے

نئی دہلی ۸ جنوری نباتاتی سائنس کانگرس کی جنرل میٹنگ نے یہ قرارداد پاس کی ہے کہ برطانوی ہند اور ریاستوں کی تمام معدنیات کسی صورت میں بھی غیر ملکی ایجنٹوں کے سپرد نہ کی جائیں

کراچی ۸ جنوری - حاجیوں کا جہاز رضوانی آج جدہ سے کراچی پہنچ گیا - اس میں ۴۳۴ حاجی واپس آئے ہیں -

ڈیرہ غازیخان ۸ جنوری - حکومت کی طرف سے دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت جلسے کرنے اور جلوس نکالنے کی ممانعت کی گئی تھی لیکن آپ پنجاب مسلم لیگ کے لیڈر سردار شوکت حیات خان اور میاں افتخار الدین نے صوبائی مجلس عمل کے حکم کے مطابق اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک جلوس کی رہنمائی کی اور ایک پبلک جلسہ میں تقریریں کیں -

لاہور ۸ جنوری معلوم ہوا ہے - کہ دسمبر کے مہینے میں صوبہ پنجاب اور دہلی میں ریل گاڑی کے ذریعہ بلا ٹکٹ سفر کرنے والے اشخاص سے ۱۴۴۴۴/۹ ۲۸۵۲۸ جرمانہ وصول کیا گیا -